از محترمہ مہ جبین سالک ۔ لاہور

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضؓ

اسلام کی ــــ عظیم بیٹی کی ــــ خصوصیات

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں ۔ حضرت عائشہ آپ کی سوتیلی بہن اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر آپ کے حقیقی بھائی تھے آپ کی والدہ قریش کے ایک معزز سردار عبدالعزیٰ کی بیٹی قتیلہ رضؓ تھیں ۔

حضرت اسماء رضؓ ہجرت سے ستائیس سال قبل مکّہ میں پیدا ہوئی تھیں اور ان کی شادی اُن کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن العوام رضؓ سے ہُوئی ۔ حضرت زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب ہجرت نبویؐ سے اٹھائیس سال قبل پیدا ہوئے تھے ۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی ۔ آپ آنحضرت صلعم کے پھوپھی زاد بھائی اور آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حقیقی بھتیجے تھے ۔ بہت عالی حوصلہ ، بہادر اور اولوالعزم آدمی تھے ۔ حضرت زبیر نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کی تھیں اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ شادی کے بعد حضرت زبیرؓ کے چھ بچے ہُوئے : حضرت عبداللہ بن زبیر ، عروہ ، منذر ، خدیجہ ، ام الحسن اور عائشہ ۔

حضرت اسماءؓ ان تمام خوبیوں سے مالامال تھیں جو کہ صحیح معنوں میں اسلام کی عظیم بیٹی کے لیے ضروری ہیں ۔ اخلاق کا پیکر تھیں ، نہایت صابر و شاکر ، خدمت گزار ، تحمل مزاج ، خوددار ، فیاض اور نیکی کی طرف مائل تھیں ۔ حق گوئی ، تدبّر اور استقلال میں اپنی مثال آپ اور اخلاقی جرأت سے مالامال تھیں ۔ اسماء رضؓ کو "ذات النطاقین" کا لقب ملا ہُوا تھا ۔ اس بارے میں روایت مشہور ہے کہ :

"مکّہ میں تبلیغ اسلام کے بعد کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلعم کو بہت تنگ کیا اور ہر قسم کی ایذائیں اور تکالیف پہنچانے لگے ۔ حتیٰ کہ آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ بھی کیا ۔ ان تمام مسائل کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو ہجرت فرمانے کا حکم ملا اور آپ نے مکہ کو خیر باد کہنے کا قصد کیا اور مدینہ منورہ کی طرف چلے ۔ آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمانے کا خواب دیکھ چکے تھے ۔ ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے ۔ چنانچہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ سے باہر کچھ دُور جا کر جبلِ ثور کے غار میں رُک گئے تا کہ دُشمن اگر تلاش میں آئیں تو انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ آپ کس سمت کو گئے ہیں ۔

کفار مکہ کو جب آپ کی روانگی کا علم ہُوا تو وہ آپ کی تلاش میں نکلے اور اسی تلاش و جستجو میں سلسلہ میں کئی بار اس غار کے مُنہ تک بھی پہنچے ۔ مگر ان کو غار میں آپ کی موجودگی کا علم نہ ہو سکا ۔ مکہ میں آنحضورؐ کے کچھ رفقاء آپ کی مدد کیا کرتے تھے ۔

حضرت اسماءؓ بھی انہی رفقاء میں سے تھیں ۔ یہ ہر روز رات کو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لے کر جاتی تھیں ۔ کفار کو جب آپ کی تلاش میں کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے سو اونٹوں کا انعام مقرر کر دیا کہ جو شخص آپ کی تلاش میں کامیاب ہو گیا اس کو دیا جائے گا ۔ اس بات کے تیسرے روز جب حضرت اسماءؓ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لے کر گئیں تو آپ نے فرمایا کہ علی کرم اللہ وجہہ سے کہہ دینا کہ کل رات کو تین اُونٹ اور ایک ایسے آدمی کو لے کر آجائیں جو راستوں سے واقف ہو ۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگلے روز تین اُونٹ اور ایک واقفِ راہ آدمی کو لے کر آگئے ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی دو تین دن کا ناشتہ اور پانی کا مشکیزہ لانے لگیں تو ان چیزوں کو باندھنے کی ضرورت پیش آئی ۔ اس وقت جلدی میں کوئی رسّی وغیرہ نہ مل سکی تو انہوں نے اپنی کمر سے نطاق (یعنی وہ کپڑا جو عرب عورتیں اپنی کمر کے گرد باندھتی تھیں) کھولا اور اس کے دو حصے کر کے ان دونوں چیزوں کو باندھا ۔ اس پر آپ کو دربارِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے "ذات النطاقین" کا لقب ملا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ منورہ پہنچ گئے اور قدرے سکون ہُوا تو خواتین کو بلانے کا قصد کیا ۔ چنانچہ آپ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ اور اپنے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مکہ بھیجا ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے صاحبزادے اور حضرت اسماءؓ کے حقیقی بھائی عبداللہ بن ابو بکرؓ بھی اپنی والدہ اور دونوں بہنوں حضرت اسماءؓ اور حضرت عائشہؓ کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے ۔ جب مقام قباء پر پہنچے تو حضرت اسماءؓ کے ہاں عبداللہ بن زبیرؓ کی ولادت ہوئی ۔ ہجرت کے بعد اسلام میں یہ پہلی ولادت باسعادت تھی ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بڑی جلیل القدر صحابیہ تھیں ۔ شجاعت وسخاوت میں اپنی مثال آپ اور مجسمۂ خوبی تھیں ۔ بہادری و جفاکشی انتہا درجے کی اِن میں تھی ۔ ہجرت کے زمانے کے مصائب میں بے حد حوصلہ مندی اور جفاکشی کا مظاہرہ کرکے اور اسلام کی تبلیغ کے لیے اپنی خدمات وقف کر کے انہوں نے صحیح معنوں میں اسلام کی عظیم بیٹی ہونے کا ثبوت پیش کیا ۔ وہ عالم اسلام کی تمام دختران کے لیے ایک روشن مثال ہیں ۔ خدا تعالےٰ اس مثال کو قائم رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

آمین : ثم آمین ؛

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مکّہ میں اسلام لائی تھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم سے شرفِ بیعت حاصل کیا تھا آپ نے کئی حج کئے ۔ پہلا حج رسول پاکؐ کے ساتھ ہی کیا تھا۔

سنہ ۶۶ھ میں حضرت اسمائؓ کے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ عراق کے خلیفہ مقرر ہوئے ۔ یزید اس وقت سلطنتِ بنو اُمیّہ کا فرماں روا تھا ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ بعد میں جب عبدالمالک بن مروان نے حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور اس کے وزیر حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا اور یکم ذی الحجہ سنہ ۷۲ھ کو مکّہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا اور رسد بھی بند کر دی گئی ۔ یہ لڑائی چھ ماہ تک جاری رہی ۔ محاصرے کی تکلیفوں سے تنگ آ کر حضرت عبداللہ کے ساتھی بھاگ گئے ۔ ایسے آڑے وقت میں ساتھیوں کا ساتھ چھوڑ جانا اور بھی پریشانی کا باعث ہُوا ۔

حضرت عبداللہ اپنی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مَیں ساتھیوں کی بے وفائی اور بے صبری سے بہت دل برداشتہ ہُوا ہُوں ۔ حضرت اسماء نے اُنہیں کہا کہ اگر تمہیں یقین کامل ہے کہ تم حق اور صداقت پر ہو تو تمہیں ثابت قدم رہنا چاہیئے ۔ مردوں کی طرح بہادری سے لڑو ۔ اپنی جان کے خوف سے ذلّت برداشت نہ کرنا ۔ جاؤ اور جفاکشی سے لڑو ۔ اگر تم شہید ہو گئے تو یہ بڑے خوشی کی بات ہو گی اور اگر تم دُنیاوی خواہشات کے تابع نکلے تو تُم سا بدقسمت کوئی اور شخص نہ ہو گا ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی والدہ کی دُعائیں اور نصیحتیں لے کر دوبارہ جا کر حجاج کی صفوں میں گھُس گئے اور لڑتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ حجاج نے ان کی لاش حجون میں لٹکا دی ۔ دو تین روز کے بعد حضرت اسماء اپنی ایک کنیز کو ہمراہ لیتے ہوئے تشریف لائیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ لاش لٹکی ہُوئی ہے ۔ یہ دردناک منظر دیکھ کر بھی صبر و استقلال کا دامن نہ چھوڑا ۔ اور فرمانے لگیں :-

"کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلام کا شہسوار گھوڑے سے اُترے۔"

حجاج نے حضرت اسماءؓ سے کہا کہ تیرے لڑکے نے خدا تعالےٰ کے گھر میں بے دینی اور الحاد پھیلانے کی کوشش کی تھی جس کی اس کو سزا ملی ہے۔

اس پر حضرت اسماءؓ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمانے لگیں کہ:

"تو نے تو اس کی دنیا خراب کی ہے مگر اس نے تیری عاقبت خراب کر دی۔"

چند ایام کے بعد عبداللہ ابن مروان کے حکم سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش نیچے اتاری گئی۔ حضرت اسماءؓ نے اپنے ہاتھوں سے لاش کو غسل دیا۔ اتنے دنوں تک لٹکی رہنے کے باعث لاش کی ہڈیاں اور جوڑ علیحدہ ہو چکے تھے جس کی وجہ سے بہت دقت پیش آئی۔ پھر بھی حضرت اسماءؓ نے بڑی بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کام اپنے ہی ہاتھوں سے انجام دیا۔

حضرت اسماءؓ بے حد صابر و شاکر اور مضبوط حوصلے کی مالک خاتون تھیں۔ راست گوئی آپ کا خاص شعار تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے چند روز بعد ہی حضرت اسماءؓ نے سو برس کی عمر میں ربیع الاول ۷۳ھ کو مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پندرہ روزہ الداعی — (عربی)

کے بارہ میں وضاحت

پچھلے شمارہ میں دارالعلوم دیوبند سے شائع ہونے والے عربی مجلہ پندرہ روزہ الداعی کا اعلان ہوا تھا۔ جسے پڑھ کر ملک بھر سے استفسار ہونے لگا اس لئے وضاحت ضروری ہے کہ چونکہ پاک بھارت کے درمیان ڈاک کے مصارف بے حد ہیں۔ اس لئے الداعی نے پاکستانی حضرات کیلئے عام ڈاک سے زرسالانہ چالیس روپے رکھا ہے اور ہوائی ڈاک سے پچھتر روپے۔ جو حضرات جس ذریعہ سے منگوانا چاہیں اتنا زرسالانہ دفتر الحق کو ارسال فرما دیں، اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ الداعی دیوبند کیلئے ہے۔ اور خود بھی الداعی کو ترسیل زر کی اطلاع دیں چونکہ بھارت کے ساتھ رسل و رسائل میں تاخیر و انقطاع معمول کی بات ہے اس لئے الداعی کے متعلق شکایات اور جملہ امور کیلئے اس کے خریدار دفتر الحق سے نہیں بلکہ الداعی دیوبند سے رجوع کرتے رہیں گے۔

دفتر الحق صرف زرسالانہ بطور امانت رکھے گا۔

الحق — اکوڑہ خٹک ضلع پشاور (پاکستان)